THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.3 No.4 2025

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

قدیم تہذیبوں سے استفادہ کا طریقہ کار عصری تناظر میں جائزہ

Methodology of Benefiting from Ancient Civilizations in the Contemporary Context an Analytical Study

Hafiz Babar Hussain
PhD Scholar, Department of Islamic Studies,
Imperial College of Business Studies, Lahore
hbabarhcc2@gmail.com

Dr. Javed Iqbal
Assistant Professor, Department of Islamic Studies,
Imperial College of Business Studies, Lahore

Abstract:
This research examines the methodology of drawing benefit from ancient civilizations in the light of contemporary needs and challenges. Ancient civilizations represent valuable sources of knowledge, culture, ethics, and social organization that can contribute significantly to modern intellectual and practical development. The study analyzes how historical experiences, scientific achievements, and moral values of ancient societies can be systematically understood and applied in present-day contexts without compromising modern principles and realities.The research highlights the importance of adopting a balanced approach that combines critical analysis with selective adaptation. Rather than blind imitation, the methodology emphasizes understanding the underlying philosophies, socio-political structures, and cultural frameworks of ancient civilizations. This approach enables contemporary societies to benefit from historical wisdom while avoiding outdated or incompatible practices. Furthermore, the study explores the role of education, research, and intercultural dialogue in preserving and utilizing the legacy of ancient civilizations. It concludes that a thoughtful engagement with historical heritage can strengthen cultural identity, promote intellectual growth, and provide sustainable solutions to modern social and ethical challenges. The findings suggest that ancient civilizations, when studied through a contemporary analytical lens, remain a vital source of guidance for human progress.

Keywords: Methodology; Benefiting; Ancient; Civilizations

سابقہ اقوام و ملل کی تاریخ و تہذیب و سماجیات کا علم سیکھنا اور جاننا انتہائی ضروری ہے خصوصاً ایک مسلمان کیلئے تو نہایت اعلی حیثیت رکھتا ہے کیونکہ قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَ تِلْكَ الْاَیَّامُ نُدَاوِلُهَا بَیْنَ النَّاسِۚ[1] ترجمہ: اور یہ دن ہیں جو ہم لوگوں کے درمیان پھیرتے رہتے ہیں۔

---

[1] آل عمران،104:3

وَ ذَكِّرْهُمْ بِاَیّٰىمِ اللّٰهِ[2] ۚ ترجمہ: اور انہیں اللہ کے دن یاد دلاؤ

بنیادی سوال

قدیم تہذیبوں سے استفادہ کا ایسا کون سا طریقہ کار اختیار کیا جاسکتا ہے جو عصری تقاضوں اور جدید فکری و سماجی چیلنجز سے ہم آہنگ ہو؟

کیونکہ ہر قوم وملت کی اپنی تہذیبی و ثقافتی تاریخی روایات رہی ہیں اُن میں عبرت و نصیحت کے بے شمار واقعات موجود ہوتے ہیں۔ قرآنِ مجید میں معتربہ اقوام اور اُن کی تہذیب و تمدن، سیاست کا ذکر موجود ہے، اسی کو (علم اثریات Archaeology)، اُن اثارِ قدیمہ سے بھی سیکھا جاتا ہے اور استفادہ کرنا انتہائی مناسب رہتا ہے اور ایک نئی تہذیب و ثقافت کے اصول و قواعد متعین کرنے میں آسانی رہتی ہے۔

قدیم تہذیبوں سے استفادہ کا طریقہ کار عصری تناظر میں:

قدیم تہذیبوں سے استفادہ کا مقصد یہ ہے کہ ہم ان تہذیبوں کی کامیابیوں، حکمتِ عملیوں، اور دریافتوں سے فائدہ اٹھا کر اپنے عصرِ حاضر میں ان کا فائدہ اُٹھا سکیں۔ ان تہذیبوں نے نہ صرف اپنے وقت کی دنیا کو متاثر کیا بلکہ ان کی سائنسی، ثقافتی، اور معاشرتی ترقیات کا اثر آج کی دنیا پر بھی گہرا ہے۔ اسی لیے ضروری ہے کہ ہم قدیم تہذیبوں سے سیکھیں اور ان کے طریقوں کو عصری تناظر میں اپنانے کی کوشش کریں۔

1۔ قدیم تہذیبوں کے علمی وسائنسی اثرات کا جائزہ:

قدیم تہذیبیں، جیسے مصر، یونان، اور چین نے سائنسی ترقیات میں اہم کردار ادا کیا۔ ان تہذیبوں میں جو ریاضی، فلکیات، طب، اور دیگر سائنسی علوم کی بنیاد رکھی گئی تھی، ان کا اثر آج کے سائنسی اصولوں اور جدید ترقیات پر بھی دیکھا جاسکتا ہے۔ مثال کے طور پر، قدیم مصریوں نے نہ صرف زراعت میں جدّت لائی بلکہ انہوں نے فلکیات اور وقت کے حساب میں جو ترقی کی تھی، اس کا اثر آج بھی نظر آتا ہے۔ ان کا فلکیاتی کیلنڈر[3] اور سورج کی گردش پر تحقیق نے ہمیں وقت کی بہتر پیائش فراہم کی، جس کی بنیاد پر آج کا انسان اپنے تمام تر معاملات خواہ اُن کا تعلق عبادات سے ہو یا کاروبار، تجارت، لین دین، معاہدات سے ہو بخوبی انجام دے رہا ہے۔

مثال: مصر کے قدیم دانشوروں نے سورج اور چاند کی گردش کے بارے میں جو تحقیقات کیں، ان سے فلکیات کے بنیادی اصول وضع کیے گئے جو آج بھی سائنسی تحقیق میں استعمال ہو رہے ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَ الشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ؕ[4]

ترجمہ: "اور سورج چلتا ہے اپنے ایک ٹھہراؤ کے لیے، یہ حکم ہے زبردست علم والے کا... "

اس آیت سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ قدرتی مظاہر کا مطالعہ کرنا اور ان سے استفادہ کرنا ضروری ہے۔

2۔ قدیم تہذیبوں کے حکومتی و قانونی نظام:

---

[2] ابراہیم، 5:14

[3] ندوی شہاب الدین، محمد مولانا، ”قرآن، سائنس اور مسلمان“ مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی س۔ن ص 3

[4] یسین، 38:36

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

Vol.3 No.4 2025

قدیم تہذیبوں نے حکومتی نظام اور قوانین کے بارے میں بہت کچھ سکھایا۔ خاص طور پر میسوپوٹیمیا[5] اور روم [6] کے قوانین نے آج کے معاشرتی و قانونی نظام پر گہرا اثر ڈالا، روم کی تہذیب میں "قانونی مساوات[7] "اور "جمہوری نظام[8] "کی بنیاد رکھی گئی، جس کا اثر موجودہ سیاسی ڈھانچے پر نمایاں ہے، رومیوں کا قانون اور ریاستی ڈھانچہ آج کے جمہوری اور قانونی نظاموں کی اساس ہیں۔

مثال: رومیوں کا "سینیٹ" نظام اور ان کے قانون کی حکمرانی کا تصور آج کے جمہوریت میں نمایاں طور پر موجود ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَ لْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ-وَ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ[9]

"اور تم میں سے ایک گروہ ایسا ہونا چاہیے جو بھلائی کی طرف بلائے، اور اچھے کاموں کا حکم دے اور برے کاموں سے منع کرے"

اس آیت سے ہمیں جمہوریت، انصاف اور ریاستی ذمہ داری کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے، جو رومیوں کے قانون میں بھی پائی جاتی ہے۔

3۔ قدیم تہذیبوں کا تعلیمی نظام اور عصری تعلیم کا ماڈل:

قدیم تہذیبوں میں تعلیم کو بہت اہمیت دی گئی تھی، اور ان کے تعلیمی نظام نے ہمیں سیکھنے کے نئے طریقے فراہم کیے۔ اسلامی تہذیب میں "بیت الحکمت" جیسے اداروں نے علم و تحقیق کو فروغ دیا، اور اسی طرح یونان میں فلسفہ اور منطق کے طریقے سکھائے گئے۔ قدیم دور میں یہ ادارے نہ صرف مذہبی تعلیم دیتے تھے بلکہ سائنسی اور فلسفیانہ علوم پر بھی زور دیتے تھے۔ آج کے تعلیمی نظام میں ہم ان قدیم تجربات سے سیکھ کر اپنے تعلیمی ماڈلز میں بہتری لا سکتے ہیں۔

مثال: اسلامی تہذیب میں "بیت الحکمت [10]" ایک اہم تعلیمی مرکز تھا جہاں مختلف علوم کی تدریس کی جاتی تھی، اور اس نے علم و تحقیق کے میدان میں نمایاں کامیابیاں حاصل کیں۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ [11] ترجمہ: "آدمی کو سکھایا جو نہ جانتا تھا"

---

[5] میسوپوٹیمیا یونانی لفظ ہے جس کا معنی ہے دو دریاؤں کے درمیان۔ آثار قدیمہ کے ماہرین کے مطابق دریائے دجلہ اور دریائے فرات کی وادیوں (موجودہ عراق اور شام) کے اس خطے میں پہلی انسانی تہذیب کی ابتدا ہوئی۔

[6] روم کی تاریخ 28 صدیوں پر محیط ہے۔ جبکہ رومن اساطیر تقریباً 753 قبل مسیح میں روم کی بنیاد رکھتا ہے، یہ جگہ کافی عرصے سے آباد ہے، جو اسے تقریباً تین ہزار سال سے ایک بڑی انسانی بستی ہے اور یورپ کے سب سے قدیم مسلسل آباد شہروں میں سے ایک ہے۔ شہر کی ابتدائی آبادی لاطینی، اتروسک اور سابین کے مرکب سے پیدا ہوئی۔

[7] مساوات کے لفظی معنی برابری کے ہیں لیکن اس کا یہ مفہوم ہرگز نہیں نکلتا کہ تمام افراد کو اعلی اور ادنی خدمات کا ایک ہی معاوضہ دیا جائے بلکہ شریعت کے حکم کے مطابق لوگوں سے موقع کے حصول میں مساوات برھتی جائے، مساوات کی دو اقسام ہیں: قانونی مساوات اور معاشرتی مساوات۔

[8] جمہوریت ایک طرز حکومت ہے جسے آسان الفاظ میں عوام کی حکومت کہا جا سکتا ہے۔ آمریت کے برخلاف اس طرز حکمرانی میں تمام فیصلے عوامی نمائندے کرتے ہیں۔ جمہوریت کی دو بڑی قسمیں ہیں: بلاواسطہ جمہوریت اور بالواسطہ جمہوریت۔ بلاواسطہ جمہوریت میں قوم کی مرضی کا اظہار براہ راست افراد کی رائے سے ہوتا ہے۔

[9] آل عمران 104:3۔

[10] بیت الحکمت آج ایک خیالی جگہ لگتی ہے۔ اب اس قدیم لائبریری کی کوئی نشانیاں باقی نہیں ہیں۔ مسلمانوں کی اس عظیم لائبریری کو 13 ویں صدی میں تباہ کر دیا گیا تھا۔ اس لیے اب ہمیں یہ نہیں معلوم کہ بغداد میں اس کا اصل مقام کہاں تھا اور یہ کیسی دکھائی دیتی تھی۔ لیکن یہ لائبریری مسلمانوں کے سنہرے دور میں علم و دانش کا گہوارہ تھی۔ یہی وہ جگہ تھی جہاں ریاضی کے انقلابی تصورات نے جنم لیا جن میں کامن زیرو یا صفر کا ہندسہ اور ہمارے جدید دور کے 'عربی' اعداد جیسی دریافتیں شامل ہیں۔

[11] سورۃ العلق 5:96

یہ آیت علم کی اہمیت کو ظاہر کرتی ہے، اور اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ علم کو حاصل کرنا ہر انسان کا حق ہے۔

4۔ قدیم تہذیبوں کا معاشرتی نظام اور اس کا اثر:

قدیم تہذیبوں میں معاشرتی تنظیم اور اقدار کی بڑی اہمیت تھی۔ یونانی، رومی، اور اسلامی تہذیبوں میں افراد کے حقوق، خاندان کے نظام، اور معاشرتی انصاف پر زور دیا گیا۔ ان تہذیبوں میں معاشرتی تعلّقات اور فرد کے حقوق کے بارے میں جو تصورات تھے، وہ آج بھی دنیا کے مختلف معاشرتی ماڈلز میں موجود ہیں، قرآنِ مجید میں اس کی بیشتر مثالیں موجود ہیں جیسا کہ:

وَ لَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِیْۤ اٰدَمَ[12]۔ اور بیشک ہم نے اولادِ آدم کو عزت دی۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ وَ لَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّۚ-وَ لَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِؕ-بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِۚ-وَ مَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ[13]

ترجمہ: اے ایمان والو! مرد دوسرے مردوں پر نہ ہنسیں، ہو سکتا ہے کہ وہ ان ہنسنے والوں سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں دوسری عورتوں پر ہنسیں، ہو سکتا ہے کہ وہ ان ہنسنے والیوں سے بہتر ہوں اور آپس میں کسی کو طعنہ نہ دو اور ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو، مسلمان ہونے کے بعد فاسق کہلانا کیا ہی برا نام ہے اور جو توبہ نہ کریں تو وہی ظالم ہیں

مثال: یونانی تہذیب میں افراد کی آزادی اور ان کے حقوق کو بہت اہمیت دی جاتی تھی، اور یہی تصور آج کے معاشرتی قوانین میں نظر آتا ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَ جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآىٕلَ لِتَعَارَفُوْاؕ-اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْؕ-اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ[14]

ترجمہ: اے لوگو! ہم نے تمہیں مرد اور عورت سے پیدا کیا اور تمہیں قبیلے اور خاندانوں میں تقسیم کیا تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔

اس آیت سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ معاشرتی تعلّقات اور انسان کے حقوق کو اہمیت دی گئی ہے، جیسے قدیم تہذیبوں میں کیا جاتا تھا۔

5۔ قدیم تہذیبوں کی فنون و ثقافت:

قدیم تہذیبوں کی فنون و ثقافت نے دنیا کو نئے نقطہ نظر سے متعارف کرایا۔ یونان اور روم میں فنونِ لطیفہ، ادب، اور تھیٹر نے انسانوں کی تخلیقی صلاحیتوں کو اجاگر کیا۔ اسی طرح اسلامی تہذیب میں بھی فنون، موسیقی، اور خطاطی کا بڑا مقام تھا۔ یہ تمام ثقافتی ورثے آج بھی عالمی ثقافت کا حصہ ہیں۔

مثال: یونان میں تھیٹر[15] کا آغاز ہوا، اور اس کا اثر آج بھی عالمی ادب و فنون پر دیکھا جا سکتا ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

---

[12] سورۃ بنی اسرائیل 70:13

[13] سورۃ الحجرات 11:49

[14] سورۃ الحجرات 13:49

[15] تھیٹر یا پلے ہاؤس، ایک ایسا ڈھانچہ ہوتا ہے جہاں تھیٹر سے متعلقہ کام یا ڈرامے پیش کیے جاتے ہیں یا دیگر پرفارمنس جیسے میوزیکل کنسرٹ تیار کیے جا سکتے ہیں۔ اوپرا پرفارمنس کے لیے استعمال ہونے والے تھیٹر کو اوپرا ہاؤس کہا جاتا ہے

The Study of Religion and History
THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY
Vol.3 No.4 2025
ISSN P : 3006-3329
ISSN E : 3006-3337

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۝[16] ترجمہ: بے شک ہم نے آدمی کو اچھی صورت پر بنایا۔

اس آیت میں اللہ کی تخلیقی قدرت کی جانب اشارہ کیا گیا ہے، جو انسانوں کی تخلیقی صلاحیتوں کو اجاگر کرتا ہے۔

خلاصہ: قدیم تہذیبوں سے استفادہ کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہم ان کے سائنسی، معاشرتی، تعلیمی، اور ثقافتی اصولوں سے سبق لیں اور ان کو آج کے معاشرتی ڈھانچے میں اپنائیں۔ اسلام نے بھی علم و تحقیق، انصاف، اور معاشرتی ترقی پر زور دیا ہے، جو ہمیں قدیم تہذیبوں سے سیکھنے کی ترغیب دیتا ہے۔

6۔ قدیم تہذیبوں کا معاشرتی نظام اور عصری معاشرتی ڈھانچے کی بنیاد:

قدیم تہذیبوں نے معاشرتی تنظیم کی اہمیت کو بہت زیادہ سراہا تھا۔ ان تہذیبوں میں افراد کے حقوق، خاندانوں کی تنظیم، اور معاشرتی تعلقات کو بہت زیادہ اہمیت دی جاتی تھی۔ جیسے قدیم مصر میں، خاندانوں کی اہمیت اور مرد و عورت کے درمیان عدل کی بنیاد پر معاشرتی نظام قائم کیا گیا تھا۔ اسی طرح، قدیم یونان اور روم میں شہری حقوق اور فرد کی آزادی پر زور دیا گیا تھا۔ ان معاشرتی اصولوں کو آج کے معاشرتی ڈھانچوں میں اپنانا، ہمیں ایک مضبوط اور متوازن معاشرتی نظام قائم کرنے میں مدد دے سکتا ہے۔

مثال: قدیم مصر میں عورتوں کے حقوق کا تحفظ کیا گیا تھا، جیسے کہ عورتوں کو جائیداد کا حق اور وراثت میں حصہ دیا جاتا تھا۔ اسی طرح، آج کی دنیا میں خواتین کے حقوق اور مساوات پر زور دیا جا رہا ہے، جو قدیم تہذیبوں کی بنیاد پر عمل ہو رہا ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَ عَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ۔ [17]"اور ان سے اچھا برتاؤ کرو"

اس آیت میں مردوں کی طرف اشارہ ہے کہ تم میں سے بہترین وہ ہیں جو اپنی بیویوں کے ساتھ حسن سلوک کرتے ہیں اور مزید یہ کہ یہ آیت عورتوں کے حقوق کی اہمیت کو واضح کرتی ہے، جو قدیم تہذیبوں کے معاشرتی اصولوں کی مانند ہے۔

7۔ قدیم تہذیبوں میں علم و حکمت کا کردار:

قدیم تہذیبوں میں علم و حکمت کو بہت اہمیت دی جاتی تھی اور ان کا مقصد انسانیت کی فلاح و بہبود کے لیے علم کا حصول تھا۔ خاص طور پر اسلامی تہذیب میں علم کا حصول فرض قرار دیا گیا تھا، اور مختلف علوم کی تدریس کے لیے "بیت الحکمت" جیسے ادارے قائم کیے گئے۔ یونان میں فلسفہ اور منطق کو بہت اہمیت دی گئی، اور ان علوم کی روشنی میں جمہوریت اور معاشرتی انصاف کے اصول مرتب کیے گئے۔

مثال: اسلامی تہذیب میں "بیت الحکمت" ایک اہم علمی مرکز تھا جہاں مختلف علوم کی تدریس کی جاتی تھی اور علم کو تمام انسانوں کے لیے دستیاب بنایا جاتا تھا۔ اس ادارے نے مختلف علوم کے شعبوں میں تحقیق و ترقی کے راستے کھولے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝[18]

ترجمہ: "جس نے قلم سے لکھنا سکھایا۔ انسان کو وہ سکھایا جو وہ نہ جانتا تھا"

یہ آیت علم کی اہمیت اور اس کے حصول کی ترغیب دیتی ہے۔

8۔ قدیم تہذیبوں کی فنون اور ثقافت کی اہمیت:

---

[16] سورۃ التین 4:95

[17] سورۃ النسا 19:4

[18] سورۃ العلق 5:96

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY
Vol.3 No.4 2025
ISSN P : 3006-3329
ISSN E : 3006-3337

قدیم تہذیبوں نے فنون و ثقافت میں انقلابی تبدیلیاں کیں جو آج بھی ہمارے معاشرتی ورثے کا حصہ ہیں۔ یونانیوں نے ادب، تھیٹر اور فنونِ لطیفہ کی ترقی کے لیے جو اقدامات کیے، وہ آج کے ادب و فنون میں موجود ہیں۔ اسی طرح اسلامی تہذیب میں خطاطی، فنونِ مصوری، اور فنونِ لطیفہ کو فروغ دیا گیا، جو آج بھی عالمی ثقافت کا حصہ ہیں۔

مثال: یونان میں تھیٹر اور فنونِ لطیفہ کا آغاز ہوا، جو بعد میں دنیا بھر کے مختلف فنون کے میدان میں اثر انداز ہوا۔ اسی طرح اسلامی تہذیب میں خطاطی اور فنونِ مصوری نے بے شمار شاہکار تخلیق کیے، جو آج عالمی سطح پر معروف ہیں۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ [19] ۝ ترجمہ: بے شک ہم نے آدمی کو اچھی صورت پر بنایا

اس آیت میں اللہ کی تخلیق کی عظمت اور فنون کی اہمیت کو ظاہر کیا گیا ہے۔

9۔ قدیم تہذیبوں سے اخلاقی تعلیمات کا استفادہ:

قدیم تہذیبوں میں اخلاقی تعلیمات کا بڑا کردار تھا۔ انہوں نے فرد اور معاشرے کے درمیان اخلاقی ذمہ داریوں کو سمجھایا۔ خاص طور پر رومیوں اور یونانیوں نے "نیک زندگی" گزارنے کے اصول وضع کیے، جو انسان کے اخلاقی معیار کو بلند کرتے تھے۔ اسلامی تہذیب میں بھی اخلاقی تعلیمات کا بہت اہمیت تھی اور اس میں افراد کو ایمانداری، انصاف، اور ہمدردی کے اصول سکھائے گئے۔

مثال: یونانی فلسفی سقراط نے ہمیشہ اچھے اخلاق اور نیک زندگی گزارنے پر زور دیا تھا۔ اسی طرح اسلامی تعلیمات میں اخلاقی اصولوں کو بہت زیادہ اہمیت دی گئی، جیسے کہ صدقہ دینا، والدین کی عزت کرنا اور جھوٹ سے بچنا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا [20] ۝ ترجمہ: "تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے اخلاق میں سب سے بہتر ہو"

یہ حدیث اخلاقی بہتری کی اہمیت کو واضح کرتی ہے۔

خلاصہ: قدیم تہذیبوں کی کامیابیوں اور حکمتوں سے استفادہ کرنے کے طریقے آج کے معاشرتی، تعلیمی، اخلاقی اور ثقافتی ڈھانچوں کی بہتری میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ ان تہذیبوں کے سائنسی، ثقافتی اور اخلاقی اصولوں کو ہم عصر دنیا میں اپنانا انسانیت کے لیے فائدہ مند ثابت ہو سکتا ہے۔ قرآن اور حدیث کی تعلیمات ہمیں ان اصولوں کے مطابق زندگی گزارنے کی ترغیب دیتی ہیں، جو قدیم تہذیبوں کی کامیاب حکمتوں پر مبنی ہیں۔

10۔ قدیم تہذیبوں کے معاشی ماڈلز، عصری معیشت اور رہنمائی:

قدیم تہذیبوں نے معاشی سرگرمیوں کے حوالے سے کئی اہم اصول مرتب کیے جو آج کے معاشی نظام میں بھی اہمیت رکھتے ہیں۔ قدیم مصر، میسوپوٹیمیا، اور چین میں زرعی انقلاب کے اثرات کے علاوہ تجارتی سرگرمیاں اور ماہر کاریگری کو فروغ دیا گیا تھا۔ ان تہذیبوں نے تجارت، زرعی پیداوار، اور اقتصادی منصوبہ بندی کے شعبے میں کامیاب ماڈلز قائم کیے تھے۔

مثال: قدیم مصر میں نہر نیل کے کنارے زراعت کو فروغ دیا گیا تھا، جس سے ان کی معیشت مضبوط ہوئی۔ اسی طرح قدیم چینی تہذیب میں چاول کی کاشت اور سلک کی پیداوار نے ان کی معیشت کو عالمی سطح پر مضبوط بنایا۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا [21] ۝ ترجمہ: "اور زمین میں جو کچھ ہے وہ تمہارے لیے پیدا کیا"

---

[19] سورۃ التین 4:95

[20] صحیح البخاري: 3559 /4 189

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY
Vol.3 No.4 2025
ISSN P : 3006-3329
ISSN E : 3006-3337

اس آیت میں زمین کی قدرتی وسائل کی اہمیت اور انسان کو ان وسائل سے استفادہ کرنے کی ترغیب دی گئی ہے، جو قدیم تہذیبوں کے معاشی ماڈلز میں بھی نظر آتی ہے۔

11۔ قدیم تہذیبوں میں سیاسی اور حکومتی اصول:

قدیم تہذیبوں میں حکومتی نظام، قانون کی حکمرانی اور سیاسی نظم و ضبط کا بہت گہرا اثر تھا۔ قدیم روم، یونان اور ایران میں حکومتوں نے عوام کے حقوق اور فرادی آزادی کی اہمیت کو تسلیم کیا اور اپنے سیاسی نظام کو اس کے مطابق ڈھالا۔ اسلامی تہذیب میں بھی خلافت کے اصولوں اور حکومت کے زیرِ اثر رہنے والے لوگوں کے حقوق کا بہت اہتمام تھا۔

مثال: یونانی فلسفہ اور رومی سیاسی اصولوں نے جمہوریت، عدلیہ کی آزادی، اور شہری حقوق کو مضبوط کیا۔ اسی طرح، اسلامی خلافت میں عادل حکمران کے تصور کو بڑھاوا دیا گیا تھا۔ قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: وَ اِنْ طَآىِٕفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَاۚ [22]

ترجمہ: اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو تم ان میں صلح کرادو"

یہ آیت عدلیہ اور قانون کی حکمرانی کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہے، جو قدیم تہذیبوں کے سیاسی اصولوں سے مطابقت رکھتی ہے۔

12۔ قدیم تہذیبوں کے ثقافتی ورثے کا اثر:

قدیم تہذیبوں کے ثقافتی ورثے میں فنونِ لطیفہ، ادب، تعمیرات، اور مذہبی عقائد شامل تھے۔ ان تہذیبوں کی تخلیقات، جیسے مصری اہرام، یونانی اور رومی عمارتیں، اسلامی خطاطی، اور چین کے فنون، آج بھی دنیا بھر میں معیاری ثقافتی ورثے کے طور پر تسلیم کیے جاتے ہیں۔ ان کی ثقافتوں نے آج کے دور کی ثقافتوں پر گہرا اثر ڈالا ہے۔

مثال: یونانی تہذیب میں ادب، فنونِ لطیفہ، اور تھیٹر نے تخلیقی صلاحیتوں کو بڑھاوا دیا۔ اسی طرح، اسلامی دنیا میں خطاطی اور فنونِ مصوری کی ترقی نے عالمی ثقافت کو رنگ و روشنی بخشی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا [23] ترجمہ: "تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے اخلاق میں سب سے بہتر ہو"

یہ حدیث انسانی معاشرتی تعلقات اور ثقافت کی اہمیت کو ظاہر کرتی ہے، جیسے قدیم تہذیبوں میں ثقافت کو اہمیت دی گئی۔

13۔ قدیم تہذیبوں کے مذہبی عقائد اور ان کے اثرات:

مذہب قدیم تہذیبوں کی بنیاد تھا اور ان کے عقائد نے ان کی سوسائٹی کی اقدار اور اخلاقیات پر گہرا اثر ڈالا۔ مصر، یونان، روم اور چین میں مذہب کی اہمیت تھی اور ان کے روحانی عقائد نے افراد کی زندگیوں اور معاشرتی نظام کو متاثر کیا۔ اسلامی تہذیب میں بھی دین نے معاشرتی نظم و ضبط کو قائم کیا اور انسانیت کے لیے ایک اخلاقی رہنمائی فراہم کی۔

مثال: قدیم مصر میں مذہب زندگی کے ہر پہلو پر اثر انداز ہوتا تھا، اور ان کے معبدوں اور رسومات نے ان کے معاشرتی ڈھانچے کو مضبوط کیا۔ اسی طرح، اسلامی تہذیب نے زندگی کے تمام شعبوں میں روحانی رہنمائی فراہم کی، جو آج بھی معاشرتی انصاف اور فرد کی فلاح کے لیے اہم ہیں۔

---

[21] سورۃ البقرہ 29:2
[22] سورۃ الحجرات 9:49
[23] صحیح مسلم 2321 /4 1810

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY
Vol.3 No.4 2025
ISSN P : 3006-3329
ISSN E : 3006-3337

قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا[24] ترجمہ: بیشک نماز مسلمانوں پر مقررہ وقت میں فرض ہے۔

اس آیت میں عبادت اور دین کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے، جو قدیم تہذیبوں میں بھی روحانی اور اخلاقی رہنمائی کا اہم ذریعہ تھا۔

خلاصہ: قدیم تہذیبوں سے استفادہ کرنے کا مطلب صرف ان کی تاریخ کو یاد کرنا نہیں ہے بلکہ ان کے علم، معاشرتی اصولوں، سیاسی نظریات، مذہبی عقائد اور ثقافتی ورثے سے سیکھنا بھی ہے، قدیم تہذیبوں کے معاشی ماڈلز، حکومتی اصول، ثقافت، اور مذہبی عقائد نے آج کے معاشرتی، اقتصادی، اور ثقافتی نظاموں کو متاثر کیا ہے۔ اسلامی تعلیمات بھی ہمیں اس بات کی ترغیب دیتی ہیں کہ ہم اپنے معاشرتی اور اخلاقی اصولوں کو مضبوط کریں اور ان سے سیکھ کر اپنی موجودہ تہذیب کو بہتر بنائیں۔

14۔ قدیم تہذیبوں کا سائنسی اور تکنیکی علم اور اس کا جدید سائنس پر اثر:

قدیم تہذیبوں نے مختلف سائنسی اصولوں اور تجربات کو اپنی روزمرہ زندگی میں اپنایا تھا، جن کا اثر آج کی جدید سائنس پر واضح طور پر نظر آتا ہے۔ یونانیوں نے علمِ فلکیات، ریاضی اور طب میں بے شمار کامیابیاں حاصل کیں، اور ان کی تحقیق آج کے سائنسی نظریات کی بنیاد بنی۔ اسی طرح، اسلامی تہذیب نے طب، کیمیا، فلکیات اور ریاضی میں کئی اہم ایجادات کیں، جنہوں نے مغربی سائنسی انقلاب پر گہرا اثر ڈالا۔

مثال: یونانی فلسفی "ارسطو" اور "پیتاگورس" نے ریاضی اور فلکیات کے اصولوں کو وضع کیا جو بعد میں جدید سائنس کی بنیاد بنے۔ اسلامی دور میں "ابنِ سینا" اور "الخرقانی" جیسے سائنسدانوں نے طب اور طبیعیات میں اہم کام کیے، جن کی تحقیق آج بھی عالمی سائنسی میدان میں اہم ہے۔

قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اَوَ لَمْ يَتَفَكَّرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِم مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ اَجَلٍ مُّسَمًّى[25] ط

ترجمہ:۔ کیا انہوں نے اپنے دلوں میں غور و فکر نہیں کیا کہ اللہ نے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کو حق اور ایک مقررہ مدت کے ساتھ پیدا کیا۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ انسانوں کو کائنات کی تخلیق اور اس کی تفصیلات پر غور کرنے کی دعوت دیتے ہیں، جو سائنسی تحقیق کا آغاز ہے۔

15۔ قدیم تہذیبوں میں تعلیم کے نظام اور عصری تعلیم کے اصول:

قدیم تہذیبوں میں تعلیم کو بہت زیادہ اہمیت دی گئی تھی، اور مختلف تہذیبوں نے اپنی تعلیم کے نظام کو منظم کیا تھا۔ قدیم مصر، یونان اور اسلامی تہذیب میں تعلیم کو فرد اور معاشرتی ترقی کے لیے ضروری سمجھا گیا۔ یونان میں اسکولوں اور درسگاہوں کا قیام ہوا، جبکہ اسلامی تہذیب میں "بیت الحکمت" اور دیگر تعلیمی اداروں نے علم کے حصول کو فروغ دیا۔

مثال: یونانی تہذیب میں "افلاطون" اور "ارسطو" نے تعلیم کے اصول وضع کیے اور طلبہ کی تربیت کے لیے اسکولوں کا آغاز کیا۔ اسلامی تہذیب میں "بیت الحکمت" جیسا علمی ادارہ قائم کیا گیا، جس نے سائنسی اور فلسفیانہ تحقیق کے لیے دروازے کھولے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

طلبُ العلمِ فريضةٌ علَى كلِّ مسلمٍ ... إلخ[26] ترجمہ: "علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔۔۔"

---

[24] سورۃ النساء 103:4

[25] سورۃ الروم 8:30

[26] سنن ابن ماجہ، أبواب السنۃ، باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم، 1/151، رقم: 224، ط: دار الرسالۃ العالمیۃ

ISSN P : 3006-3329
ISSN E : 3006-3337

اس حدیث میں تعلیم کی اہمیت اور اس کے حصول کے لیے انسانوں کی ذمہ داری کو واضح کیا گیا ہے۔

16۔ قدیم تہذیبوں میں فنون اور ثقافت کے اثرات:

قدیم تہذیبوں میں فنون و ثقافت کا بڑا کردار تھا اور ان کا اثر آج بھی موجود ہے۔ قدیم مصر کی عظیم عمارات، یونانی اور رومی تھیٹر، اور اسلامی فنون جیسے خطاطی، خوشنویسی، اور معماریاں آج بھی دنیا کے مختلف حصوں میں تسلیم کی جاتی ہیں۔ یہ تمام تہذیبیں نہ صرف اپنے وقت میں بلکہ آج کے دور میں بھی فنون کے معیار کو بلند کرنے کا باعث بنی ہیں۔

مثال: یونانی تھیٹر اور شاعری نے عالمی ادب اور ڈرامہ کی دنیا پر اثر ڈالا۔ اسلامی فنون میں خطاطی اور تعمیرات، جیسے کہ تاج محل اور مسجدِ اقصیٰ، نے ثقافت میں ایک نئی جہت کو جنم دیا۔

قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: الَّذِیْٓ اَحْسَنَ كُلَّ شَیْءٍ خَلَقَهٗ وَ بَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِیْنٍ[27]

ترجمہ: وہ جس نے جو چیز بنائی خوب بنائی اور انسان کی پیدائش کی ابتداء مٹی سے فرمائی"

یہ آیت تمام انسانوں کو اس بات کی طرف متوجہ کرتی ہے کہ وہ اپنی تخلیقی صلاحیتوں کا بہترین استعمال کریں۔

17۔ قدیم تہذیبوں میں سماجی انصاف اور فرد کی فلاح:

قدیم تہذیبوں میں فرد کی فلاح اور سماجی انصاف کو اہمیت دی جاتی تھی۔ یونان اور روم میں عوامی انصاف کے قوانین اور نظام عدالت قائم کیے گئے تھے، جنہوں نے معاشرتی انصاف کی بنیاد رکھی۔ اسی طرح اسلامی تہذیب میں عدلیہ کی آزادی اور افراد کے حقوق کا تحفظ کیا گیا تھا۔ ان اصولوں کو آج کے دنیا کے سماجی اور قانونی نظاموں میں شامل کیا گیا ہے۔

مثال: یونان میں سقراط اور ارسطو نے انصاف کے فلسفے کو ترتیب دیا، جس سے عدلیہ کے اصولوں کا آغاز ہوا۔ اسلامی تہذیب میں انصاف اور قانون کی حکمرانی کی اہمیت دی گئی، جیسا کہ قرآن و حدیث میں متعدد مرتبہ اس کی تاکید کی گئی۔

قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: وَ اِذَا حَكَمْتُمْ بَیْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ[28]

ترجمہ: تمہیں عدل وانصاف کے ساتھ لوگوں کے درمیان فیصلے کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

اس آیت میں انصاف کی اہمیت کو واضح کیا گیا ہے، جو قدیم تہذیبوں کے نظام عدلیہ سے مماثلت رکھتا ہے۔

18۔ قدیم تہذیبوں کا ماحول دوست رویہ اور آج کے ماحولیاتی چیلنجز:

قدیم تہذیبوں نے قدرتی وسائل کے ساتھ ہم آہنگ ہو کر زندگی گزارنے کا طریقہ اپنایا تھا۔ ان کے ماحول دوست طریقے آج کے ماحولیاتی بحران کو حل کرنے میں مددگار ثابت ہوسکتے ہیں۔ قدیم مصر میں دریائے نیل کی نہروں سے زرعی زمینوں کی آبیاری کی جاتی تھی، اور قدیم چین میں ان کے معاشی ماڈلز نے قدرتی وسائل کا احتیاط سے استعمال کیا تھا۔ اسلامی تہذیب میں بھی قدرتی وسائل کا احترام اور ان کا متوازن استعمال کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ مثال: قدیم مصر میں زرعی ترقی کو نہر نیل کی مدد سے یقینی بنایا گیا، جہاں آبی وسائل کا سنجیدہ استعمال کیا گیا۔ اسی طرح، چین کی قدیم تہذیب میں "زمین کا چکر" یعنی زرعی پیداوار اور قدرتی وسائل کے درمیان توازن قائم رکھنے کا فلسفہ تھا۔

قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا[29]

---

[27] سورۃ السجدہ 7:32

[28] سورۃ النساء 58:4

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.3 No.4 2025

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

ترجمہ: "اور زمین میں جو کچھ ہے وہ تمہارے لیے پیدا کیا"

اس آیت میں قدرتی وسائل کا انسان کے لیے استعمال کرنے کی اجازت دی گئی ہے، مگر اس کے ساتھ ان کے متوازن اور محتاط استعمال کی تاکید بھی ہے۔

19۔قدیم تہذیبوں میں ترقی کی اخلاقی بنیادیں:

قدیم تہذیبوں میں اخلاقی اصولوں کا بہت بڑا کردار تھا، جو آج کے معاشرتی نظام میں بھی اہم ہیں۔ قدیم یونانی فلسفہ، رومی قانون، اور اسلامی تہذیب میں اخلاقی معیاروں کو بلند کرنے کے لیے اہم اصول مرتب کیے گئے تھے۔ یونانی فلاسفر ارسطو نے اخلاقیات پر بہت کام کیا، جبکہ اسلامی تعلیمات میں بھی فرد اور معاشرت کے لیے اعلیٰ اخلاقی معیار وضع کیے گئے۔

مثال: یونان میں ارسطو نے "نیکمیشین اخلاقیات" کے اصول وضع کیے، جس میں فرد کی خوشی کا تعلق اس کی اخلاقی زندگی سے تھا۔ اسی طرح، اسلامی تعلیمات میں انسانوں کے ساتھ حسن سلوک اور عدل کے اصول پر زور دیا گیا ہے۔

إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا [30] ترجمہ: "تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے اخلاق میں سب سے بہتر ہو"

یہ حدیث انسانی معاشرتی تعلقات اور ثقافت کی اہمیت کو ظاہر کرتی ہے، جیسے قدیم تہذیبوں میں ثقافت کو اہمیت دی گئی۔

20۔قدیم تہذیبوں کی تعلیمات اور معاشرتی ترقی:

قدیم تہذیبوں میں تعلیم کے اصولوں کو بڑی اہمیت دی گئی تھی اور ان کے ذریعے سوسائٹی کی ترقی کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ قدیم مصر، یونان اور اسلامی تہذیب میں تعلیم کو فرد اور معاشرتی ترقی کے لیے اہم سمجھا گیا۔ یونان میں فلسفہ اور منطق کی تعلیم دی جاتی تھی، جبکہ اسلامی تہذیب میں بھی تعلیم کو بہت اہمیت دی گئی تھی اور اس کے لیے مختلف ادارے قائم کیے گئے۔

مثال: یونان میں "افلاطون" نے تعلیمی ادارے قائم کیے، جن میں نوجوانوں کو فلسفہ، اخلاقیات، اور سیاست کے اصول سکھائے جاتے تھے۔ اسلامی تہذیب میں "بیت الحکمت" جیسے اداروں نے علم و تحقیق کے لیے دروازے کھولے اور طلباء کو سائنسی و فلسفیانہ تحقیق کے مواقع فراہم کیے۔

قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ [31]

ترجمہ: تم فرماؤ: کیا علم والے اور بے علم برابر ہیں؟، اس آیت میں علم کی اہمیت کو واضح کیا گیا ہے۔

21۔قدیم تہذیبوں کا فنون و ثقافت اور جدید دنیا میں اس کا اثر:

قدیم تہذیبوں کی فنون و ثقافت نے آج کی دنیا پر گہرا اثر ڈالا ہے۔ یونانی، رومی اور اسلامی فنون نے عالمی ثقافت کو نئی جہتیں دیں۔ یونان میں تھیٹر، شاعری اور ڈرامے نے ادب کی دنیا کو نیا رخ دیا، اور رومی تعمیرات اور فنون نے فنونِ لطیفہ کے نئے معیار مرتب کیے۔ اسلامی تہذیب میں فنونِ خطاطی، فنِ تعمیر، اور ادب نے اپنی الگ پہچان بنائی۔

مثال: یونانی تھیٹر اور شاعری نے عالمی ادب اور ڈرامہ کی دنیا میں انقلاب برپا کیا۔ رومی عمارات، جیسے کولوسیم، آج بھی دنیا بھر میں فن تعمیر کی عظمت کی علامت ہیں۔ اسلامی تہذیب میں خطاطی اور معماروں نے اپنے فنون کے ذریعے دنیا کو اپنے فن کا معیاری نمونہ دیا۔

---

[29] سورۃ البقرہ 29:2

[30] صحیح مسلم 2321 4/ 1810

[31] سورۃ الزمر 9:39

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY
Vol.3 No.4 2025
ISSN P : 3006-3329
ISSN E : 3006-3337

قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اَلَّذِیْٓ اَحْسَنَ کُلَّ شَیْءٍ خَلَقَهٗ[32] ترجمہ: وہ جس نے جو چیز بنائی خوب بنائی۔
اس آیت میں تخلیق کے جمال کو اجاگر کیا گیا ہے، جو قدیم تہذیبوں میں فنون اور ثقافت کے ذریعے ظاہر ہوتا ہے۔

22۔ قدیم تہذیبوں کا تصور امن و سلامتی اور جدید عالمی تعلقات:

قدیم تہذیبوں نے عالمی سطح پر امن اور سلامتی کے قیام کے لیے مختلف تصورات پیش کیے تھے۔ یونان اور روم میں "امن کا فلسفہ" پیش کیا گیا، جس میں جنگوں اور فساد سے بچنے کے اصول مرتب کیے گئے۔ اسلامی تہذیب میں بھی امن، مصالحت اور معاشرتی ہم آہنگی کے اصول وضع کیے گئے ہیں۔ یہ تصورات آج کے عالمی تعلقات میں امن کے قیام کے لیے اہم ہیں۔

مثال: یونان میں سقراط نے امن کی اہمیت پر زور دیا تھا اور ارسطو نے "سیاسی فلسفہ" میں امن کی ضرورت کو اجاگر کیا تھا۔ اسی طرح، اسلامی تہذیب میں "صلح" کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف اقوام کے ساتھ معاہدات کیے تھے۔

قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اِنْ یُّرِیْدَآ اِصْلَاحًا یُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَیْنَهُمَا ۝ؕ[33]
ترجمہ: یہ دونوں اگر صلح کرانا چاہیں گے تو اللہ ان کے درمیان اتفاق پیدا کر دے گا۔
اس آیت میں امن اور صلح کے قیام کی اہمیت کو بیان کیا گیا ہے۔

خلاصہ:

قدیم تہذیبوں سے استفادہ کا طریقہ کار عصری تناظر میں مختلف زاویوں سے ممکن ہے۔ ان تہذیبوں کے سائنسی، ثقافتی، تعلیمی، اور اخلاقی اصول آج کے معاشرتی، سیاسی، اور ماحولیاتی چیلنجز کو حل کرنے میں مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔ ان کی تعلیمات، جو انسانوں کو ترقی، انصاف، علم، فنون اور امن کے اصول سکھاتی ہیں، آج کے دور میں بھی انتہائی اہمیت رکھتی ہیں۔ اسلامی تعلیمات بھی ان اصولوں کی مضبوطی کو مزید اجاگر کرتی ہیں، اور ہمیں قدیم تہذیبوں سے سیکھنے اور ان کے ورثے کو اپنے معاشرے میں اپنانے کی ترغیب دیتی ہیں۔ قدیم تہذیبوں کے مختلف نظام ہائے ماڈلز کے مطالعہ کے بعد ہم قدیم تہذیبوں سے استفادہ کا طریقہ کار عصری تناظر میں کے آخری حصّہ کی طرف بڑھتے ہیں، اس حصّہ میں ہم درج ذیل امور پر تفصیل سے تحریر کریں گے، جس سے آج کے دور میں اصول و قواعد اخذ کیے جا سکتے ہیں:

1. جدید تعلیم اور پالیسی سازی میں قدیم تہذیبوں سے سیکھنے کی ضرورت 2. قدیم تہذیبوں کے اصولوں کی دینی ہم آہنگی۔ 3. سائنسی و فکری ترقی میں قدیم و جدید امتزاج۔ 4. آج کے مسلم معاشروں کے لیے رہنمائی۔ 5. حتمی نتیجہ (نتیجہ و سفارشات)

23۔ جدید تعلیم اور پالیسی سازی میں قدیم تہذیبوں سے سیکھنے کی ضرورت:

آج کی دنیا میں پالیسی سازوں کو یہ سوچنے کی ضرورت ہے کہ ماضی کے کامیاب اصولوں کو کس طرح عصری مسائل کے حل میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔ قدیم تہذیبوں میں تعلیم، حکمرانی، ماحول، فن و ثقافت اور معیشت سے متعلق اصول آج بھی قابل عمل ہیں۔ پالیسی سازی میں ان تجربات سے استفادہ کر کے زیادہ منظم اور انسان دوست پالیسیاں تشکیل دی جا سکتی ہیں۔

مثال: یونان کا "اکیڈمی ماڈل"، اسلامی دنیا کا "مدرسہ سسٹم"، اور رومیوں کا قانون سازی کا طریقہ جدید تعلیمی اور عدالتی نظاموں میں شامل کیا جا سکتا ہے۔ قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

[32] سورۃ السجدہ 7:32
[33] سورۃ النسآء 35:4

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.3 No.4 2025

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤى اَهْلِهَاۙ-وَ اِذَا حَكَمْتُمْ بَیْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِؕ-اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا یَعِظُكُمْ بِهٖ[34]

ترجمہ: بیشک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں جن کی ہیں ان کے سپرد کرو اور یہ کہ جب تم لوگوں میں فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو۔ یہ آیت پالیسی سازی میں عدل اور اہلیت کی اہمیت پر روشنی ڈالتی ہے۔

24۔قدیم تہذیبوں کے اصولوں کی دینی ہم آہنگی:

اسلام ایک کامل ضابطہ حیات ہے اور قدیم تہذیبوں میں جو کچھ مثبت تھا، وہ اسلامی تعلیمات سے متصادم نہیں۔ مثلاً عدل، علم کا احترام، ماحول سے محبت، حسن سلوک، یہ سب اقدار دینِ اسلام میں بنیادی حیثیت رکھتی ہیں۔ ان تہذیبوں کا جائزہ دینی زاویے سے کیا جائے تو ہم اُن عناصر کو اسلامی اصولوں کے ساتھ جوڑ کر بہتر نتائج حاصل کر سکتے ہیں۔

مثال: اسلام میں زکوٰۃ کا نظام اور قدیم تہذیبوں میں معاشرتی فلاح کے منصوبے بنیادی طور پر ایک جیسے مقصد (فرد و معاشرہ کی بہبود) کو حاصل کرتے ہیں۔ قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

كُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ[35]

ترجمہ: (اے مسلمانو!) تم بہترین امت ہو جو لوگوں (کی ہدایت) کے لئے ظاہر کی گئی، تم بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو

یہ آیت امت کو بھلائی کے تمام ذرائع اپنانے کا حکم دیتی ہے، چاہے وہ قدیم اقوام کے تجربات سے ہوں۔

25۔سائنسی و فکری ترقی میں قدیم و جدید امتزاج:

سائنس اور فکری ترقی کے میدان میں ماضی کی حکمت اور آج کے تجربے کو یکجا کر کے ایک جامع اور تیز تر ترقی ممکن ہے۔ قدیم فلسفہ، طب، ریاضی اور فلکیات کے اصول آج بھی جدید تحقیق کے لیے بنیاد فراہم کرتے ہیں۔ یہ امتزاج صرف علمی اعتبار سے ہی نہیں بلکہ فکری تربیت کے لیے بھی مفید ہے۔

مثال: ابنِ سینا کی کتاب "القانون فی الطب" کئی جدید میڈیکل یونیورسٹیوں میں ریفرنس کے طور پر استعمال ہوتی ہے، اور ارسطو کے منطق کے اصول اب بھی فلسفہ کی تعلیم کا حصہ ہیں۔ قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَؕ[36] ترجمہ: تم فرماؤ: کیا علم والے اور بے علم برابر ہیں؟

یہ آیت علم کے اعلیٰ مقام کو بیان کرتی ہے، جو ہر دور کے علم کو اپنانے کا اشارہ ہے۔

26۔آج کے مسلم معاشروں کے لیے رہنمائی:

مسلم دنیا میں ترقی کے لیے قدیم اسلامی اور غیر اسلامی تہذیبوں سے سیکھنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ علم، تحقیق، سچائی، اخلاق، عدل، اور مشورے جیسے اصول اگر فعال کر دیے جائیں تو آج کے مسلم معاشرے دوبارہ سے عالمی رہنما بن سکتے ہیں۔

مثال: خلافتِ راشدہ میں مشورے، عدل اور تعلیم کا نظام آج بھی بہترین ماڈل کے طور پر اپنایا جا سکتا ہے۔ قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

---

[34] سورۃ النساء 35:4

[35] سورۃ آلِ عمران 110:3

[36] سورۃ الزمر 9:39

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY
Vol.3 No.4 2025
ISSN P : 3006-3329
ISSN E : 3006-3337

وَ شَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ[37] ترجمہ: اور کاموں میں ان سے مشورہ لیتے رہو ۔

یہ آیت مشورے کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہے، جو حکمرانی اور اصلاح کے لیے بنیادی اصول ہے۔

قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَ يَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا[38]

ور اسی طرح ہم نے تمہیں بہترین امت بنایا تاکہ تم لوگوں پر گواہ بنو اور یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ ہوں

یہ آیت مسلمانوں کو دنیا میں توازن، عدل، اور رہنمائی کا کردار ادا کرنے کی تلقین کرتی ہے۔

27۔ قدیم تہذیبوں کا تاریخی جائزہ:

قدیم تہذیبوں کا جائزہ انسانی تاریخ کا ایک اہم پہلو ہے جس سے ہمیں نہ صرف ماضی کی کامیابیاں اور ناکامیاں سمجھنے میں مدد ملتی ہے بلکہ ان تہذیبوں سے استفادہ کرنے کے طریقوں کو بھی دریافت کیا جاسکتا ہے۔ ہر تہذیب کی اپنی مخصوص خصوصیات، اقدار، اور کامیابیاں تھیں، جو اس وقت کے معاشرتی، اقتصادی اور جغرافیائی حالات کے مطابق ترقی پذیر ہوئیں۔ ان تہذیبوں میں مصر، میسوپوٹیمیا، چین، وادی سندھ، یونان، روم، اور اسلامی تہذیبیں شامل ہیں۔

28۔ مصر کی تہذیب:

مصر کی تہذیب دنیا کی قدیم ترین تہذیبوں میں شمار کی جاتی ہے۔ اس تہذیب کی خاص بات اس کا ترقی یافتہ معاشی اور سماجی ڈھانچہ تھا۔ مصر میں نہ صرف زراعت میں جدت تھی بلکہ انہوں نے اپنے مذہب، فنون، اور سائنس میں بھی قابلِ ذکر ترقی کی۔ قدیم مصریوں نے علم فلکیات، طب، ریاضی اور انجینئرنگ میں اہم کام کیے جن سے آج بھی استفادہ کیا جاسکتا ہے۔ ایک مثال کے طور پر، مصر کے "ہرمز" کی تعمیر میں استعمال ہونے والے ریاضیاتی اصول آج بھی جدید انجینئرنگ میں کام آتے ہیں۔ ان کی کیلنڈر سازی اور فلکیات کی تحقیق نے وقت کی پیائش اور فلکیاتی مشاہدات میں اہم کردار ادا کیا۔

مثال: مصر کے ہرمز کی تعمیر میں ریاضی کے جو اصول استعمال ہوئے، وہ جدید انجینئرنگ کے لیے آج بھی بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔

قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَ الشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَاؕ-ذٰلِكَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِؕ[39]

ترجمہ: اور سورج اپنے ٹھہرنے کے وقت تک چلتا رہے گا، یہ زبردست، علم والے کا مقرر کیا ہوا ہے

جس سے اس بات کا اشارہ ملتا ہے کہ انسان کو آسمانوں اور زمین کے قدرتی مظاہر کا مطالعہ کرنا چاہیے۔

29۔ میسوپوٹیمیا کی تہذیب:

میسوپوٹیمیا یا "دو دریاؤں کی سرزمین" میں بابلی، آشوری اور سومری تہذیبیں شامل ہیں۔ یہ تہذیبیں اپنے ترقی یافتہ نظام حکومت، قانون اور تحریر کے لیے مشہور ہیں۔ بابلیوں کا قانونِ حمورابی اس بات کا ثبوت ہے کہ قدیم دور میں بھی قانون کے اصولوں کو مدنظر رکھا جاتا تھا۔ ان کی تحریری زبان، کلیدی اصول، اور سماجی ڈھانچہ آج کے معاشرتی اور قانونی نظام پر اثر انداز ہوئے ہیں۔ حمورابی کا قانون 282 اصولوں پر مشتمل تھا جس کا مقصد انصاف کو قائم رکھنا تھا۔ اس میں جرم کی نوعیت کے مطابق سزائیں دی جاتی تھیں۔

---

[37] سورۃ آلِ عمران 159:3

[38] سورۃ البقرہ 143:2

[39] سورۃ البقرہ 143:2

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.3 No.4 2025

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

مثال: بابلیوں کے قانونِ حمورابی میں "آنکھ کے بدلے آنکھ" کے اصول کا ذکر ہے، جو آج کے قانون میں نظر آتا ہے۔

قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ [40] اے ایمان والو! اللہ کے لئے گواہی دیتے ہوئے انصاف پر خوب قائم ہو جاؤ

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِأَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ [41]

ترجمہ: تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لیے وہی چیز پسند نہ کرلے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

30۔ چینی تہذیب

چین کی تہذیب دنیا کی قدیم ترین اور مسلسل زندہ تہذیبوں میں سے ایک ہے۔ چین میں فلسفہ، سیاست، اور سائنسی ترقی کی اہمیت تھی۔ چینیوں نے چاند کی گردش، وقت کا حساب اور دیگر سائنسی پہلوؤں میں اہم دریافتیں کیں۔ چینی ثقافت کا اثر آج بھی دنیا کے مختلف حصوں میں پایا جاتا ہے۔ ایک مثال کے طور پر، چینیوں نے مقناطیسیت کی خصوصیت دریافت کی اور اس کا استعمال سادہ کمپاس بنانے میں کیا، جو بعد میں نیویگیشن کے لیے اہم ہو گیا۔

مثال: چینیوں نے وقت کے حساب اور چاند کی گردش کے بارے میں جو معلومات فراہم کیں، ان سے دنیا بھر میں فلکیات کا علم بڑھا۔

قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَآءً وَّ الْقَمَرَ نُوْرًا وَّ قَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَ الْحِسَابَ-مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ-يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ [42]

ترجمہ: وہی ہے جس نے سورج کو روشنی اور چاند کو نور بنایا اور چاند کے لیے منزلیں مقرر کردیں تاکہ تم سالوں کی گنتی اور حساب جان لو۔ اللہ نے یہ سب حق کے ساتھ پیدا فرمایا۔ وہ علم والوں کے لئے تفصیل سے نشانیاں بیان کرتا ہے۔

یہ آیت اس بات کی اہمیت کو ظاہر کرتی ہے کہ انسان کو فلکیات اور اس کے اصولوں پر غور کرنا چاہیے۔

31۔ وادی سندھ کی تہذیب:

وادی سندھ کی تہذیب میں ہڑپہ اور موہنجو داڑو جیسے اہم شہر شامل ہیں۔ ان شہروں میں ترقی یافتہ شہریت، پانی کے نظام، اور تجارتی روابط کا واضح نمونہ ملتا ہے۔ ان تہذیبوں نے نہ صرف شہر سازی کے اصول وضع کیے بلکہ صحت، صفائی، اور شہری زندگی کے اہم پہلوؤں پر بھی توجہ دی۔ وادی سندھ کی تہذیب نے ٹاؤن پلاننگ، صفائی اور پانی کی نکاسی کے نظام میں بے شمار انقلابی اقدامات کیے۔ اس کا ایک عمدہ مثال ہڑپہ اور موہنجو داڑو میں پائے جانے والے نکاسی آب کے نظام ہیں۔ **مثال:** ہڑپہ میں صاف پانی کے نظام کا ایک بہت منظم طریقہ تھا، جہاں پانی کی فراہمی اور نکاسی دونوں کے لیے علیحدہ علیحدہ سرنگیں بنائی گئی تھیں۔ قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَ يُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ [43]

---

[40] اخرجہ البخاري في كتاب الإيمان، باب: من الإيمان أن يحب لأخيه ما يحب لنفسه، رقم: 13۔

[41] سورۃ یسین 38:36

[42] سورۃ یسین 38:36

[43] سورۃ البقرہ 222:2

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.3 No.4 2025

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

ترجمہ: بیشک اللہ پسند رکھتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور پسند رکھتا ہے ستھروں کو۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَلطُّهُوْرُ نِصْفُ الْاِيْمَانِ[44] ترجمہ: صفائی نصف ایمان ہے

یہ بیان وادی سندھ کی تہذیب میں صفائی اور نکاسیِ آب کے نظام کی اہمیت کو ثابت کرتا ہے۔

یونانی اور رومی تہذیب:

یونان کی تہذیب نے فلسفے، سائنسی تحقیق، اور فنون میں ایک نیا دور متعارف کرایا۔ سقراط، افلاطون اور ارسطو جیسے فلسفیوں کی تعلیمات آج بھی مختلف شعبوں میں مفید ہیں۔ رومی تہذیب نے حکومتی نظام، قانون، اور فوجی تنظیم میں نئی راہیں متعارف کرائیں۔ رومی قانون اور جمہوریت کی ابتدا نے موجودہ عالمی سیاسی و قانونی ڈھانچے کو متاثر کیا۔ رومیوں نے "ریاستی حقوق" اور "قانونی مساوات" کی بنیاد رکھی جو آج بھی جدید دنیا کے قانون میں استعمال ہو رہی ہے۔ **مثال:** رومیوں کے "سینیٹ" کا تصور آج کے جمہوری نظاموں کی بنیاد ہے۔ قرآنِ مجید میں اللہ نے ارشاد فرمایا:

وَ لْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِؕ- وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ[45]

ترجمہ: اور تم میں سے ایک گروہ ایسا ہونا چاہئے جو بھلائی کی طرف بلائیں اور اچھی بات کا حکم دیں اور بری بات سے منع کریں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں

یہ آیت جمہوریت اور عوامی مفاد کے قیام پر زور دیتی ہے، جیسا کہ رومیوں نے "سینیٹ" کی بنیاد رکھی۔

اسلامی تہذیب:

اسلامی تہذیب نے نہ صرف مذہبی زندگی میں ترقی کی بلکہ سائنسی، فلسفیانہ، اور تجارتی شعبوں میں بھی اہم کامیابیاں حاصل کیں۔ اسلامی دور میں بغداد کا "بیت الحکمت" علم کا مرکز تھا جہاں سائنس، طب، فلسفہ، اور ریاضی کے میدانوں میں انقلابی کام ہوئے۔ اسلامی تہذیب نے علم و تحقیق کا ایک ایسا ماڈل پیش کیا جو آج کے دور میں بھی بہت اہمیت رکھتا ہے۔ اسلامی دور میں طب، علمِ فلکیات اور ریاضی کی دریافتوں نے دنیا بھر میں سائنسی ترقی کی بنیاد رکھی۔

مثال: علی بن حسن کا "کتاب القراں" نے علمِ فلکیات میں نئے راستے کھولے، اور آج بھی اس کی اہمیت سائنسی تحقیق میں ہے۔ قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ[46] ترجمہ: انسان کو وہ سکھایا جو وہ نہ جانتا تھا۔

یہ آیت اسلامی تہذیب میں علم و تحقیق کے فروغ کی عکاسی کرتی ہے۔

خلاصہ:

قدیم تہذیبیں انسانی ترقی کی بنیاد بنیں اور ان کی دریافتیں اور اصول آج بھی ہمارے معاشرتی، سائنسی، اور قانونی ڈھانچے میں شامل ہیں۔ ان سے استفادہ کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہم ان کی کامیاب حکمتِ عملیوں کو اپنائیں، ان کی دریافتوں کو جدید سائنسی فریم ورک میں ضم کریں، اور ان کے اخلاقی

[44] مسند احمد، مسند الکوفیین، ۶/۳۵۸، حدیث: ۱۸۳۱۵ ملتقطاً

[45] سورۃ آل عمران 104:3

[46] سورۃ العلق 96:5

اصولوں کو اپنے معاشرتی ڈھانچے میں شامل کریں۔ علمِ جغرافیہ اور علمِ تاریخ کی مدد سے ان قدیم تہذیبوں کے آثار و روایات کو جاننے کی بھرپور کوشش کی جائے کیونکہ اس کے بے شمار فوائد ہیں، اس کی ضرورت و اہمیت ہر دور میں مسلّمہ رہی ہے اور ہر تہذیب دوسری تہذیب سے جڑی ہوئی ہے۔

"خُذ مَا صَفَا دَعْ مَا کَدُر" کے اُصول کے مطابق ایک تہذیب کو دوسری تہذیب سے سیکھنے میں تو کوئی حرج نہیں ہونا چاہیے، رہن سہن کے طریقے، اقدار و روایات شہری دفاع، ادب کے معاملات میں عصرِ حاضر میں سیکھنے کے بہت سے پہلو موجود ہیں۔

نتائج و سفارشات:

نتیجہ: قدیم تہذیبوں کا مطالعہ صرف تاریخی تجسس کی تسکین کے لیے نہیں، بلکہ عملی رہنمائی کے لیے ہونا چاہیے۔ ان تہذیبوں کے علمی، اخلاقی، سیاسی، معاشی اور فکری اصول آج بھی مکمل طور پر قابل عمل اور مفید ہیں۔ اسلامی تعلیمات میں ان تجربات کو اپنانے کی مکمل گنجائش موجود ہے، بشرطیکہ ان کا تجزیہ دینی اصولوں کے ساتھ کیا جائے۔

سفارشات:

1) اسکولوں اور جامعات میں بھی تہذیبی مطالعہ کو نصاب میں شامل کیا جائے۔
2) اسلامی تعلیمات کے ساتھ قدیم تجربات کا تقابلی مطالعہ کیا جائے۔
3) پالیسی سازی میں قدیم حکمتوں سے رہنمائی لی جائے۔
4) ماحولیاتی، اخلاقی، تعلیمی اور سائنسی شعبوں میں قدیم اصولوں کو اپنایا جائے۔